رسول کی پیدائش نور سے نہ تھی | سوم یہ کہ خلقت ملائکہ نور سے ہے جیسا کہ مسلم میں ہے خلقت الملائکۃ من نور فرشتے نور سے پیدا کئے گئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرشتہ ہونے سے انکار فرمایا گیا ہے قرآن شریف میں ہے وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَکٌ (پ۱۲ س ہود ع۳) میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں۔ چہارم یہ کہ اگر آپ کے قول کے مطابق مان لیا جائے کہ رسول اللہ نور الہی سے نور تھے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ نور نور الہی کا کُل تھا یا جز۔ اگر کل تھا تو آپ کے قول کے موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجسم خدا ہوئے، عام اس سے کہ وہ حلول طریانی ہو یا سریانی اور اگر وہ نور نور الہی کا جز تھا تو آپ نے خدا کی تجزی کردی اور یہ دونوں شقیں باطل ہیں اور عقل و مذہب کے خلاف ہیں۔ پس آنحضرت ؐ کا نور نہ ہونا اور بشر ہونا ثابت ۔ اب رہا اللہ تعالیٰ کا نور فرمانا تو تمام مفسرین نے اس نور کو بمعنی مُنَوِّر روشن لکھا ہے اور آنحضرت ؐ ظلمت کفر و شرک میں نور اور نور توحید و نور اسلام سے ظلمتکدۂ جہاں کے منوّر تھے اور یہ اسی طرح فرمایا ہے جس طرح قرآن مجید اور توراۃ وغیرہ کو نور کہا ہے ۔ جاہل ایک یہ بات کہا کرتے ہیں کہ بخاری و مسلم میں حدیث صوم وصال میں لست کاحد منکم اور لست کھیئتکم آیا ہے ان کے یہ معنی ہیں میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں تمہاری ہیئت پر نہیں ہوں اور چونکہ حدیث آیت کی مفسر اور آیت سے موخر ہے پس اس حدیث نے آیات بشریت کو منسوخ کردیا۔

بحث نسخ | اس کے چند جواب ہیں۔ اول یہ کہ نسخ احکام میں ہوا کرتا ہے نہ کہ اخبار میں اور یہ تمام آیات بشریت اخبار ہیں۔ پس نسخ کی کوئی وجہ نہیں۔ طیبی شرح حدیث عثمان بن مظعون میں لکھتے ہیں ان النسخ علی تقدیر صحتہ تاخیر الناسخ انما یکون فی الاحکام لا فی الاخبار۔ نسخ احکام میں ہوتا ہے نہ اخبار میں اور وہ بھی جبکہ ناسخ کا موخر ہونا ثابت ہو پس یہ آیات منسوخ نہیں ہو سکتیں۔ دوم یہ کہ اخبار آحاد کتاب اللہ کی ناسخ نہیں ہوتیں اس مسئلہ میں علمائے حنفیہ بھی متفق ہیں۔ سوم کتب ناسخ و منسوخ اور شروح احادیث و تفاسیر میں کبھی کسی امام یا عالم نے ان کو منسوخ نہیں لکھا پھر آپ کا قول کیونکر قابل تسلیم ہو۔ چہارم ان احادیث کے معنی آپ غلط سمجھے ان کے یہ معنی نہیں کہ میں بشر نہیں ہوں بلکہ ان کے یہ معنی ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں میرے پاس وحی آتی ہے میرا اللہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے میں امین ہوں صادق ہوں معصوم ہوں تم میں کوئی میرے برابر عابد و زاہد نہیں۔ تم میں اتنا خوف خدا نہیں جتنا مجھ میں ہے میں رؤف و رحیم ہوں بردبار ہوں ان باتوں میں کوئی تم میں سے مجھ جیسا نہیں نہ میں ان باتوں میں تم جیسا ہوں۔ یہ مطلب نہیں کہ میں آدمی نہیں یا تم آدمی نہیں یہ بات تو ایسی ہے کہ ہر شخص دوسرے سے کہا کرتا ہے - ایک حکیم یا ڈاکٹر کہتا ہے میں تم سا یا تم مجھ سے نہیں تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ میں امراض و اسباب امراض سے واقف ہوں۔ اس کے علاج جانتا ہوں دواؤں کی ماہیت و اثرات سے آگاہ ہوں تم ان سے ناواقف ہو۔ یہ مطلب نہیں ہوتا کہ میں آدمی نہیں ہوں یا تم آدمی نہیں ہو۔ اسی طرح ایک بادشاہ رعیت سے وکیل موکل سے عالم جاہل سے پہلوان کمزور سے شہری دیہاتی سے کہتا ہے اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہوتے کہ تم آدمی نہیں ہو یا میں آدمی نہیں ہوں۔ پنجم جس طرح آپ ان احادیث کو عدم بشریت پر دلیل لاتے ہیں اسی طرح یہ دلیل بشریت ہیں۔ اسلئے کہ ان میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بشر نہیں ہوں بلکہ صرف اتنا فرمایا ہے کہ تم میں کوئی مجھ سا نہیں میں تم سا نہیں اسکے یہ معنی ہیں کہ صرف میں ہی بشر ہوں اور تم کچھ اور ہو پس جس طرح آپ اس کو بشر نہ ہونے کی دلیل قائم کرتے ہیں اسی طرح یہ بشر ہونے کی دلیل ہیں فما ہو جوابکم فہو جوابنا یعنی پس جو تمہارا جواب ہے وہی ہمارا جواب ہے۔ ششم یہ کہ وہ احادیث کہ جن میں لست کاحد منکم اور لست کھیئتکم آیا ہے اس کی تشریح ملا علی قاری ہروی

خفی شرح شفا میں یوں فرماتے ہیں لست کھیئتکم ای صفتکم من جمیع الوجوہ یعنی میں تمہاری صفات پر من جمیع الوجوہ نہیں پھر لکھتے ہیں لست کھیئتکم ای فی ضعف نیاتکم و فتور حالکم میں تمہاری حالت پر نہیں ہوں، تمہاری نیتوں کی کمزوری اور تبدیل حالات میں۔ پس معلوم ہوا کہ ان حدیثوں میں ضعف نیات وغیرہ کا بیان ہے نہ کہ انکار بشریت۔ ہفتم ولا اقول انی ملك میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں۔ اس آیت کی تفسیر میں ہر مفسر نے بل بشرٌ بل آدمیٌ لکھا ہے اس کے خلاف کسی نے نہیں لکھا۔

قرآن سے بشریت رسول ہشتم اصل بات یہ ہے کہ کفار کو بشریت رسولؐ سے انکار تھا وہ کہتے تھے کہ رسول فرشتہ ہونا چاہیے نہ کہ آدمی اسلئے اللہ پاک نے جگہ جگہ بشریت کو ظاہر فرمایا ہے تفسیر جامع البیان میں ہے وما ارسلنا من قبلك الا رجالا لا ملائکۃ رد علی من قال اللہ اعظم ان یکون رسولہ بشرا نوحی الیھم فاسئلوا اھل الذکر۔ اھل الکتاب ایخبرو کم انھم بشر لا ملائکۃ ان کنتم لا تعلمون ہم نے تجھ سے پہلے بھی انسان مرد ہی رسول بھیجے تھے نہ کہ فرشتے یہ ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے تھے کہ اللہ کا رسول آدمی نہیں ہو سکتا ہم ان پر وحی بھیجتے تھے پس تم اسبات کو اہل کتاب سے پوچھ لو تاکہ وہ تمہیں بتادیں کہ وہ فرشتے نہ تھے انسان تھے اگر تم نہیں جانتے ہو۔ پس اب بشریت رسولؐ سے انکار وہی کفار عرب کا عقیدہ ہے جس کا اللہ پاک نے رد فرمایا ہے۔ تم کفار کہتے تھے لَوْمَا تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓئِکَۃِ (پ۱۴ س حجر ع۱) لولا اُنْزِلَ عَلَیْہِ مَلَكٌ (پ۷ س انعام ع۱) کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا تو اس جواب میں اللہ پاک نے فرمایا قُلْ لَّوْ کَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓئِکَۃٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَکًا رَّسُوْلًا (اگر زمین میں فرشتے ہوتے تو ہم ان کے پاس فرشتہ ہی کو رسول بنا کر بھیجتے اس سے ثابت ہوا کہ چونکہ زمین پر انسان ہی ہیں اسلئے انسان ہی کو رسولؐ بنایا

نہم ایسی احادیث بکثرت موجود ہیں جن سے آنحضرت کی بشریت ثابت ہوتی ہے وہاں کس کو ناسخ اور کس کو منسوخ کہا جائے گا بخاری میں ہے بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ۔ میں بھیجا گیا ہوں بہترین قرون بنی آدم سے یہاں تک کہ ہوں میں اس قرن سے جس سے کہ ہوں مسلم میں ہے ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمٰعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم اللہ نے کنانہ کو اولاد اسمٰعیلؑ سے منتخب فرمایا اور قریش کو کنانہ سے اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھکو ترمذی میں ہے انا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیوتا فانا خیرھم نفسا وخیرھم بیتا۔ میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں اللہ نے مخلوق پیدا کی تو مجھے ان کے بہترین میں پیدا کیا پھر انھیں دو فرقے کیا تو مجھے بہتر فرقہ میں پیدا کیا پھر انہیں قبیلے بنائے تو مجھے ان کے بہتر قبیلہ میں بنایا پھر ان میں گھر بنائے تو مجھے بہتر گھرانے میں بنایا پس میں لوگوں میں بہتر گھرانے کا ہوں باعتبار ذات کے۔ ان احادیث میں گو کہ لفظ بشر وغیرہ نہیں آیا لیکن ان سے بشریت صاف طور پر ثابت ہوتی ہے اور یہ بات تو ایسی ہے کہ ہر شخص جانتا ہے انسان کی اولاد انسان ہی ہوتی ہے پس تسلیم کرنا پڑیگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی

انسان ہی تھے اور اگر آپ یہ کہیں کہ کبھی انسان کی اولاد غیر انسان بھی ہوتی ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد بھی آپکے قول کے موافق غیر انسان ہوئی۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ حضرت آدمؑ سے لیکر عبد اللہ و آمنہ والدین آنحضرتؐ تک یہ سب انسان تھے یا غیر انسان اگر غیر انسان تھے تو آنحضرتؐ بھی غیر انسان ہوئے اور اگر انسان تھے تو آنحضرتؐ بھی انسان ہوئے اگر یہ کہا جائے کہ صرف آنحضرتؐ غیر انسان تھے تو یہ تسلیم ہوگیا کہ کبھی انسان کی اولاد غیر انسان بھی ہوتی ہے اور یہ قانون قدرت کے خلاف ہے یا مدعی اسکا ثبوت دے بہرحال یہ تسلیم بھی کرلیا جائے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ غیر انسان کی اولاد غیر انسان ہوتی ہے یا انسان لامحالہ کہنا پڑیگا کہ غیر انسان پس اس صورت میں آنحضرتؐ کی تمام اولاد اور حضرت فاطمہ زہراؓ بھی غیر انسان ہوئیں اور حضرت فاطمہؓ کی تمام اولاد جو سید کہلاتی ہے سب غیر انسان ہوئے حالانکہ آپ ان سب کو انسان مانتے ہیں اور اگر آپ کہیں کہ غیر انسان کی اولاد انسان ہوتی ہے تو یہ قانون قدرت کے خلاف اور آپ کے ذمہ اس کا ثبوت، پھر یہ کہ آنحضرتؐ کو اگر غیر انسان تسلیم کرلیا جائے تو ایک یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قطع نظر اس سے کہ انسان و غیر انسان میں مناکحت شرعًا درست بھی ہے یا نہیں انسان و غیر انسان میں توالد و تناسل ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہوتا تو ازواج مطہرات سب کی سب انسان تھیں ان کی اولاد کیوں ہوئی اگر ہوتا ہے تو اس کی کوئی مثال بتایئے کہ فرشتہ اور انسان سے اولاد ہوئی۔ پھر یہ بتایئے کہ جب آپ آنحضرتؐ کو غیر انسان مانتے ہیں اور ازواج مطہرات کو انسان تو ان دونوں غیر جنس سے جو اولاد ہوئی وہ انسان ہوئی یا غیر انسان یا کوئی اور تیسری چیز اگر انسان کہئے تو دعوی بلا دلیل باطل اور اگر غیر انسان کہئے تو تمام اولاد آنحضرتؐ کو غیر انسان تسلیم کرلیا حالانکہ وہ سب آپ کے نزدیک بھی انسان ہی ہیں اور اگر کوئی تیسری چیز ہے تو یقینًا وہ جن فرشتہ حور غلمان وغیرہ سے الگ ہے پس اس کا نام بتایئے حالانکہ آپ اسے انسان ہی کہتے ہیں پس معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کو بشر نہ ماننا عقلًا بھی نادرست ہے۔

احادیث بشریت رسولؐ | یازدہم مسلم میں ہے انما انا بشر اذا امرتکم بشیٔ من دینکم فخذوا بہ واذا امرتکم بشیٔ من رائی فانما انا بشر۔ بلا شک میں آدمی ہوں جب تمہیں دین کی بات بتاؤں تو مان لو اور جب کوئی بات اپنی رائے سے بتاؤں تو میں آدمی ہی تو ہوں مسلم میں ہے انما انا بشر فما حدثتکم عن اللہ تعالی فہو حق وما قلت فیہ من قبل نفسی فانما انا بشر میں آدمی ہوں پس جو بات تم کو اللہ کی طرف سے بتاؤں وہ حق ہے اور جو اپنی طرف سے بتاؤں تو میں آدمی ہی تو ہوں مسلم میں ہے انا محمد بشر اغضب کما یغضب البشر میں محمد ؐ ہونا مجھے بھی دوسرے آدمیوں کی طرح غصہ آتا ہے۔ ترمذی میں بروایت حضرت عائشہؓ ایک حدیث ہے آنحضرتؐ کی بابت فرماتی ہیں۔ کان بشرا من البشر آدمیوں میں سے ایک آدمی تھے بخاری و مسلم میں ہے انما انا بشر وانکم تختصمون تم جھگڑتے ہو اور اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں آدمی ہوں بخاری و مسلم میں ہے انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون میں آدمی ہوں ایسا ہی بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو اگرچہ اس قسم کی احادیث بکثرت موجود ہیں اب صرف ایک حدیث اور سن لیجئے یہ تو آپ کو خوب معلوم ہو گا کہ حجۃ الوداع آنحضرتؐ کا آخری حج تھا یہ حج ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۰ ہجری مطابق ماہ فروری ۶۳۲ء میں ہوا تھا اس حج کے دو ماہ بعد یعنی دوشنبہ دوسری ربیع الاول سنہ ۱۱ھ مطابق ماہ مئی ۶۳۲ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ اس حج میں عرب کے تمام قبائل جن کی نفوس شماری ایک لاکھ سے زائد تھی موجود تھے جب آپ بعد ادائے حج واپس ہوئے تو آپ نے غدیر خم پر تمام صحابہؓ کو جمع کر کے ایک خطبہ دیا جس کے الفاظ مسلم

نسائی، مسند احمد بن حنبل ترمذی طبرانی طبری حاکم میں یہ ہیں ایھا الناس انما انا بشر اے لوگو اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں ایک آدمی ہوں اس حدیث کے تاخر زمانہ سے آپ کو ماننا پڑیگا کہ یہ تمام متقدم حدیثوں کی ناسخ ہے۔ ورنہ اس کے بعد کی حدیث معہ وقت، ماہ، سنہ، وغیرہ بتائیے الحاصل ان تمام احادیث سے آنحضرت کا بشر ہونا ثابت ہے اور وہ بھی اس طرح کہ خود آنحضرت اپنی زبان مبارک سے بار بار بشر فرماتے ہیں اور آپ کے قول کے موافق حدیث آیت کی مفسر و ناسخ ہے اور یہاں یہ حدیثیں ان آیات بشریت کی تائید فرماتی ہیں اب وہ لوگ غور فرمائیں جو رسول اللہ کو بشر کہنے والے کو کافر کہتے ہیں اسلئے کہ حضرت عائشہؓ اور خود آنحضرت اپنے آپ کو بشر فرماتے ہیں۔

۱۲ دوازدہم یہ کہ حسب اصول اذا تعارضا تساقطا جب ایک مرتبہ کی دو حدیثیں باہم متعارض ہوں تو دونوں ساقط ہو جاتی ہیں پس ان احادیث کے　　وہ معنی جو کہ واقعی ہیں اور ہم اوپر بتا آئے ہیں آپ کو ماننا پڑینگے تاکہ ان احادیث میں مطابقت ہو سکے۔ پس اگر آپ ہمارے بتلائے ہوئے معنی تسلیم کرتے ہیں تو بشریت ثابت اور اگر نہیں تسلیم کرتے تو بوجہ تعارض آپ کی اور ہماری پیشکردہ احادیث ساقط، اور جب احادیث ساقط تو آپ کا دعوی نسخ آیات باطل اور آیات قرآنی بجائے خود قائم اور ہمارا دعوی بشریت رسول ثابت۔

ثبوت بشریت فقہ سے | ۱۳ سیزدہم جو لوگ قرآن و حدیث کے مقابلہ میں فقہ کو مانتے ہیں اور بوجہ تقلید ان پر امام کا قول ماننا واجب ہے ان کے لئے یہ جواب مخصوص ہے۔ ہر امام ہر فقیہ ہمیشہ سے انبیاء و رسل کو اور آنحضرتؐ کو بشر ہی کہتے آئے ہیں چنانچہ تمام کتب فقہ و سیر وغیرہ میں لکھا ہوا ہے صرف دو تین عبارتیں پیش ہیں۔ ملا علی قاری حنفی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے متعلق عزت و احترام کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اَکْرِمُوْا اَخَاکُمْ۔ (اپنے بھائی کی عزت کرو) لکھتے ہیں۔ ھو بشر مثلکم ومفرع من صلب ابیکم آدم وہ تم جیسا آدمی ہے اور تمہارے باپ آدمؑ کی پشت سے ہے تعلیق المجلی شرح منیۃ المصلی میں ہے لانی من البشر فاذا نسیت فذکرونی چونکہ میں آدمی ہوں پس جب بھولجاؤں تو یاد دلا دیا کرو۔ فتح القدیر میں ہے ولکن انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی میں تو آدمی ہوں ایسے ہی بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو پس جب میں بھولا کروں تم یاد دلا دیا کرو متکلمین بھی بشریت تسلیم کرتے آئے ہیں شرح مواقف میں ہے فقولہ انما انا بشر مثلکم یوحی الی یدل علی مماثلتھم سائر الناس فیما یرجع الی البشریۃ والامتیاز بالوحی لاغیر یہ فرمان ربانی اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ (پ۱۶ س کہف) اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ (محمد رسول اللہ صلعم) صفات بشریت میں تمام آدمیوں کے مانند تھے صرف اتنا فرق تھا کہ ان پر وحی آتی تھی اس کے سوا کچھ فرق نہ تھا۔ شرح عقائد نسفی میں ہے الرسول انسان بعثہ اللہ الی الخلق لتبلیغ الاحکام۔ رسول آدمی ہے خدا نے اسے تبلیغ احکام کیلئے مخلوق میں بھیجا۔ شرح مقاصد میں ہے النبی انسان بعثہ اللہ لتبلیغ ما اوحی الیہ وکذا الرسول نبی اور رسول انسان ہیں جو ان پر وحی آتی تھی اس کی تبلیغ کے لئے اللہ نے بھیجا تھا جن کتابوں کے آپ حوالے دیتے ہیں انمیں اور تمام کتب فقہ و سیر و کلام میں بشریت انبیاء و رسل پر کئی کئی فصلیں موجود ہیں۔ ذرا شفاء قاضی عیاض اور شرح علی قاری اور مواہب لدنیہ اور زرقانی ہی کو دیکھ لیجئے یہ کتابیں تو آپ کے نزدیک معتبر ہیں آپ تو ان کی سندیں

[redacted]

لاتے ہیں مگر آپ کیوں دیکھنے اور ماننے لگے۔ آپ کو تو حنفیت سے بھی دشمنی ہے آپ تو دیوبندیوں کو کافر کہتے ہیں آپ تو "خشکہ باگندہ بہروزہ اگرچہ گندہ است لیکن ایجاد بندہ است" کے قائل ہیں آپ کا خود ساختہ مذہب تو اسلام کا مٹانا، رسولؐ کو خدا بنانا ہے آپ کے نزدیک تو ہر شخص بشریت رسولؐ کا قائل کافر تھا۔ اب چند آپ کے مقلد منکر بشریت رسول آپ کے نزدیک مسلمان ہوئے ہیں۔ اللہ اللہ انبیاء ورسل تو کفار کو مسلمان بنانے کیلئے دنیا بھر کی مصیبتیں اٹھائیں اور مفت خورے علماء سو مسلمانوں کو کافر بنائیں۔ آہ۔ ایکبار اور بھی دنیا ابھی روٹ لیگی۔ یہاں مجھے ایک واقعہ یاد آگیا ابھی شدھی کے سلسلہ میں بریلی کے ایک کافر گر مولوی صاحب کی مٹی تبلیغ کے لئے اٹھی بڑی کوشش سے ایک آدمی کو مسلمان کیا پھر کیا تھا تمام حوالی موالی چیلے چانٹے اخباروں میں مضمون لکھنے لگے ہر طرف سے تحسین وآفرین کی آوازیں آنے لگیں مگر واہ رے روہیلکھنڈ فوراً ایک شاعر نے یہ شعر لکھکر حاضر خدمت کر دیا ؎

آپ کے باپ نے لاکھوں کو بنایا کافر　٭　ناخلف آپ ہیں جو ایک مسلمان کیا

چہارم آپ کا یہ دعوی کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صورت انسانی اور جامہ بشری میں تھے لیکن وہ دراصل انسان نہ تھے بلکہ کچھ اور تھے اس کا کیا مطلب ہے اگر یہ ہے کہ جن یا فرشتہ تھے تو غلط ہے اسلئے کہ قرآن میں صاف طور پر فرشتہ ہونے سے انکار ہے۔ ولا اقول انی ملك میں تم سے نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں اور چونکہ جن بھی بحیثیت خلقت ملائکہ ہی کی جنس سے ہیں جیسا کہ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اِلَّا اِبْلِيْسَ (پس سجدہ کیا تمام فرشتوں نے مگر ابلیس) اور كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ (س کہف) (شیطان جنوں میں سے تھا پھر اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی) سے جنس کا ایک ہونا ثابت ہے۔ اس لئے جن ہونے سے بھی انکار ہو گیا پھر اگر فرشتہ یا جن یا کچھ اور مان لیں تو بقول ملا علی قاری فانکم لن تطیقوا علی التلقین الملکی تم فرشتہ کی تلقین میں اس کی متابعت نہ کر سکتے ان قوۃ البشریۃ لیست کالقدرۃ الملکیۃ قوت بشری قوت ملائکہ جیسی نہیں اور بقول قاضی بیضاوی لو کان من جنس الملائکۃ لصعب الامر بسببہ علی الناس. اگر جنس ملائکہ سے ہوتے تو آدمیوں پر دشواری ہوجاتی پس رسول اللہ کو غیر انسان ماننے میں اطیعوا الرسول اطاعت کرو رسول کی اور فاتبعونی میرا اتباع کرو یہ آیتیں بیکار ہوئی جاتی ہیں یا ان پر عمل ناممکن ہوا جاتا ہے اسلئے کہ انسان فرشتہ یا جن یا کچھ اور کی برابری نہیں کر سکتا پھر یہ کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور ان کے سوا تمام مخلوق ادون المخلوقات۔ تو اب اگر انسان کو داخل جنات ملائکہ وغیرہ کرتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ اشرف المخلوقات کو ادنی المخلوقات میں داخل کر دیا اور یہ بجائے ترقی مراتب، تنزل ہو گیا پس لامحالہ ماننا پڑیگا کہ تمہاری مراد "کچھ اور" سے ایسی چیز ہے جو انسان سے اشرف وافضل ہو اور وہ بجز ذات باری جل جلالہ اور کیا ہو سکتی ہے پس اگر ذات باری مراد ہے اور یقیناً یہی مراد ہے تو یہ بتائیے کہ ذات باری نے جو جسم رسول میں ظہور کیا اس کی کیا شکل ہے آیا بحیثیت اولاد یا کنبہ ناتا قرابت یا جز یا کل، اولاد تو اس لئے غلط کہ آپ اولاد آدم میں اولاد عبد اللہ بن عبد المطلب تھے۔

عقیدہ یہود ونصاری | پنجم یہ کہ یہ وہی عقیدہ ہے جو یہود ونصاری کا تھا۔ یہود حضرت عزیرؑ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ (پ ۱۰ س توبہ ع ۲) یہود نے کہا عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔ نصاری حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے وَقَالَتِ

النَّصَارٰی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ (پ۱۰ س توبہ ع۵) نصاری نے مسیح کو اللہ کا بیٹا کہا۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا (پ۱۱ س یونس ع۷) ان لوگوں نے کہا اللہ کا بیٹا ہے۔ وَقَالَتِ الْیَہُوْدُ وَالنَّصَارٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ (پ۶ س مائدہ ع۳) یہود و نصاری نے کہا ہم اللہ کے بیٹے ہیں۔ بہرحال اولاد کہو یا رشتہ ناتا ان سب کو اللہ پاک نے رد فرمایا ہے۔ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کہدے (اے محمدؐ) اللہ ایک ہے وہ بے نیاز و بزرگ ہے نہ اس کے کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے نہ اس کے کنبہ ناتا قبیلہ ہے۔

بحث الوہیت رسولؐ اور خدا کی تجزی اب اگر خدا کا جزو مانئے تو غلط اسلئے کہ یہ خدا کی تجزی ہوئی جاتی ہے اور تجزی باطل ہے اور کل من حیث ہو کل ہمیشہ اپنے جزو کا محتاج ہوتا ہے اور جو چیز کسی دوسرے کی محتاج ہو وہ خدا نہیں ہو سکتی۔ پھر یہ کہ وہ جزو الٰہی جو رسول میں آیا وہ صلب پدر و شکم مادر میں ہوتا ہوا آنحضرت تک پہنچا وہ جزو خداوندی بھی چونکہ خدا تھا اس لئے آپ نے بہت سے خدا تسلیم کر لئے یا ہر زمانہ کا جداگانہ خدا تسلیم کیا پھر چونکہ وہ لوگ مشرک بت پرست تھے اور جزو خداوندی خدا ہے تو ان لوگوں کی تمام بت پرستی خدا کی بت پرستی ہوئی اور ان کا تمام شرک خدا کا شرک ہوا پس کمال تعجب ہے کہ خدا خود معبود برحق ہو کر غیر معبود کو پوجے اور ہمیں اپنی پرستش کا حکم دے پھر وہی جزو الٰہی آنحضرتؐ کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں آیا تو پھر وہی بہت سے خدا تسلیم ہو گئے۔ پھر آنحضرتؐ کی اولاد میں جس کسی نے شرک کیا اس کا وہ شرک اور بت پرستی وہی خدا کی بت پرستی ہو گئی اور یہ عقلاً محال ہے پھر اس جزو خداوندی میں کوئی رسولؐ کی خصوصیت نہیں رہی اسلئے کہ آنحضرت کی تمام اولاد میں بھی وہی جزو موجود ہے پس آپ کا مطلب فوت ہو گیا۔

بحث حلول الٰہی اب اگر آپ یہ کہیں کہ ذات باری نے صرف جسم رسول میں حلول کیا نہ اس سے پیشتر کسی میں نہ بعد کو تو یہ وہی عقیدہ ہے جو نصاری کے فرقہ یعقوبیہ کا تھا۔ امام فخر الدین رازی مفاتیح الغیب میں لکھتے ہیں انہم یقولون ان مریم ولدت الٰہا ولعل معنی ھذا المذھب انہم یقولون ان اللہ تعالیٰ حل فی ذات عیسی واتحد بذات عیسی وہ لوگ کہتے ہیں مریم نے خدا جنا شاید اس مذہب کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ذات عیسیٰ میں حلول کیا اور ذات عیسی سے متحد ہو گیا۔ تفسیر مدارک میں ہے ان بعض النصاری کانوا یقولون کان المسیح بعینہ ھو اللہ لان اللہ ربما یتجلی فی بعض الازمان فی شخص فتجلی فی ذلک الوقت فی شخص عیسی ولھذا کان یظھر من شخص عیسی افعال لا یقدر علیھا الا اللہ بعض نصاری مسیح کو بعینہ خدا کہتے تھے اور کہتے تھے بعض زمانوں میں خدا بعض آدمیوں میں ظاہر ہوتا ہے اور اس زمانے میں ذات عیسیٰ میں ظہور کیا ہے اسی لئے عیسیٰ سے وہ افعال ظاہر ہوتے ہیں جو خدا کے سوا کسی سے نہیں ہو سکتے۔ تفسیر کبیر میں ہے بعض القوم حلولیۃ وجوز حلول اللہ فی بعض الاجسام العالیۃ الشریفۃ بعض آدمی حلولیہ ہیں ان کے نزدیک خدا کا بعض اجسام عالیہ شریفہ میں حلول درست ہے۔ اسی بات کو اللہ پاک نے فرمایا ہے۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح بن مریم یقیناً کافر ہو گئے وہ جنھوں نے کہا مسیح ابن مریم ہی خدا ہے پس آپ کے اور نصاری کے عقیدہ میں کوئی فرق نہیں سوائے اس کے کہ انھوں نے ذات عیسیٰ میں حلول مانا اور آپ نے ذات خاتم النبیینؐ میں۔ جو سراسر خلاف اسلام ہے۔ اسی طرح نصیری ذات علی رضی اللہ عنہ اور خارجی ذات عمر فاروقؓ اور باطنی ہمیشہ ایک

آدمی میں حلول مانتے ہیں۔ انہی باتوں کے رد کے لئے انبیاء و رسل آئے۔ اسی کے رد سے تمام قرآن پاک بھرا ہوا ہے پھر یہ بتلایئے کہ جب خدا نے ذات خاتم النبیین میں حلول کیا تو وہ اپنی جگہ پر قائم رہا یا نہیں اگر قائم رہا تو آپ نے دو خدا مان لئے اور تعدد آلہ باطل۔ اللہ پاک فرماتا ہے قُلْ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا اگر زمین و آسمان میں خدا کے سوا اور اللہ ہوتے تو فساد پڑ جاتا اگر اپنی جگہ خدا قائم نہیں رہا تو آپ نے اللہ کو معدوم کر دیا اور رسول کو خدا بنا دیا اور یہی آپ کا مطلب ہے جیسا کہ آپ نے اپنا عقیدہ لکھا ہے قل هو محمد احد کہہ دے محمد ایک ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والا باتفاق کافر ہے۔

بشریت رسول و کسر نفسی اب یہ بات بتا دینا بھی نہایت ضروری ہے کہ یہ لوگ جب عاجز آتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے جو اقرار بشریت کیا ہے وہ آنحضرتؐ کی کسر نفسی ہے اس کے ثبوت میں ایک عبارت تفسیر کبیر کی پیش کی جاتی ہے چونکہ اس عبارت میں تحریف ہے اسلئے ہم اولاً پوری عبارت نقل کرتے ہیں قوله ولا اقول انی ملك ومعناه ان القوم كانوا يقولون مالهذا الرسول ياكل الطعام ويمشى فى الاسواق ويتزوج ويخالط الناس فقال تعالىٰ قل لهم انى لست من الملائكة۔ یہ ارشاد خداوندی کہ میں فرشتہ نہیں ہوں اس کا یہ مطلب ہے کہ لوگ کہتے تھے یہ کیسا رسولؐ ہے جو کھانا کھاتا ہے بازاروں میں پھرتا ہے لوگوں سے ملتا ہے نکاح کرتا ہے تو اللہ نے فرمایا کہہ دے کہ میں فرشتہ نہیں ہوں۔ اس کے بعد لکھتے ہیں واعلم ان الناس اختلفوا فى ان ما الفائدة فى ذكر۔ نفى هذه الاحوال الثلاثة فالقول الاول ان المراد منه ان يظهر الرسول من نفسه التواضع لله والخضوع له والاعتراف بعبوديته حتى لا يعتقد فيه مثل اعتقاد النصارى فى المسيح والقول الثانى ان القوم كانوا يقترحون منه اظهار المعجزات القاهرة القوية كقولهم وقالوا لن نومن لك حتى تفجر لنا من الارض ينبوعا۔ فقال تعالىٰ فى اخر السورة۔ قل سبحان ربى هل كنت الا بشرا رسولا۔ يعنى لا ادعى الا الرسالة والنبوة واما هذه الامور اللتى تطلبوها فلا يمكن تحصيلها الا بقدرة الله فكان المقصود من هذا الكلام اظهار العجز والضعف وانه لا يستقل بتحصيل هذه المعجزات التى تطلبونها منه والقول الثالث ان المراد من قوله لا اقول لكم عندى خزائن الله معناه انى لا ادعى كونى موصوفا بالقدرة اللائقة بالله تعالىٰ وقوله لا اعلم الغيب اى ولا ادعى كونى موصوفا بعلم الله تعالىٰ وبمجموع هذين الكلامين حصل انه لا يدعى الالهية ثم قال ولا اقول لكم انى ملك وذلك لانه ليس بعد الالهية درجة اعلى حالا من الملائكة فصار حاصل الكلام كانه يقول لا ادعى الالهية ولا ادعى الملكية ولكن ادعى الرسالة وهذا منصب لا يمتنع حصوله لبشر فكيف اطبقتم على استنكار قولى و دفع دعواى۔ اللہ نے جو ذات رسول سے ان تین باتوں کا انکار فرمایا ہے اس سے کیا فائدہ ہے اس بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے پہلا قول یہ ہے کہ یہ اسلئے ہے کہ رسول اپنے نفس کی جانب سے اللہ کی شان میں اپنی عاجزی اور اپنی عبدیت کا اظہار کرے تاکہ رسولؐ کے متعلق لوگوں کو وہ خیال نہ ہو جو عیسیٰؑ کے بارے میں ہوا (یعنی خدا اور وہی یہاں درپیش ہے) دوسرا قول یہ ہے کہ قوم معجزات قویہ طلب کرتی تھی مثلاً کہتی تھی کہ ہم اس وقت تک ایمان نہ لائیں گے جب تک زمین سے چشمہ نہ پیدا ہو جائے اسوجہ سے آخر سورت میں اللہ پاک نے فرمایا کہہ دے میں تو رسولؐ اور آدمی ہوں یعنی یہ باتیں جن کے تم طالب ہو

اللہ کی قدرت میں ہیں۔ میں توان سے قاصر و عاجز صرف مدعی رسالت ہوں۔ تیسرا یہ قول ہے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اس کے یہ معنی ہیں کہ میں قدرت خداوندی نہیں رکھتا میں غیب نہیں جانتا اس کا یہ مطلب ہے کہ مجھے علم الٰہی نہیں ان دونوں باتوں کے انکار سے یہ نتیجہ نکلا کہ میں مدعی الٰہیت نہیں میں فرشتہ نہیں ہوں اس لئے کہ اللہ کے بعد ملائکہ کا درجہ ہے تو خیال ہوتا کہ رسول فرشتہ ہے پس اس سے انکار کیا کہ میں فرشتہ بھی نہیں اور خدا بھی۔ بلکہ میرا دعویٰ تو صرف رسالت ہے اور رسالت بشر کو ملنا کوئی امر ناممکن نہیں۔ پھر تم میرا کہنا کیوں نہیں مانتے۔ اس عبارت ہی سے آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ مدعی کا مطلب اس سے ثابت نہیں ہوتا لیکن ہم بخیال اتمام حجت و رفع شک مختصر جواب دیتے ہیں۔ اول یہ کہ یہ قول بعض کا ہے نہ مجمع علیہ چنانچہ اسی عبارت میں دو قول اور موجود ہیں۔

کسر نفسی دوم یہ کہ آپ کے کہنے کے مطابق اگر انکار کسر نفسی ہے تو ملکیت اور علم غیب اور خزائن اللہ تینوں سے انکار کسر نفسی ہے پس تسلیم کرنا پڑیگا کہ آپ میں تینوں باتیں موجود ہیں جن میں سے علم غیب کا رد آگے آئیگا۔ اور فرشتہ اور خزائن اللہ نہ ہونا آپ کو خود تسلیم نہیں۔ سوم یہ کہ وجہ کسر نفسی یہ بتائی گئی ہے کہ کہیں رسول ؐ کی نسبت وہی خیال نہ پیدا ہوجائے جو مسیح کی بابت نصاریٰ کو ہوا اور انکار بشریت کی شکل میں وہی شکل موجود ہے یعنی الوہیت پس جس بات کا رد کیا گیا وہی آپ نے مان لی۔ چہارم اگر یہ قول کسر نفسی ہے تو فرشتہ ہونے سے انکار بھی کسر نفسی ہوا جس کے یہ معنی ہوئے کہ آنحضرت ؐ فرشتہ ہیں اس سے انکار بشریت نہ ثابت ہوا۔ پنجم کسر نفسی تسلیم کرنے کی صورت میں آنحضرت ؐ کے عبد ہونے سے بھی انکار ہو جاتا ہے کیونکہ وجہ کسر نفسی عبدیت بتائی ہے۔ پس عبدیت کسر نفسی ہوئی نتیجہ یہ کہ آنحضرت عبد نہیں۔ ششم اسی عبارت کے آخری دو قول اس قول کا رد کرتے ہیں۔ ہفتم یہ کہ ان عبارتوں کا مطلب ہی آپ نہ سمجھے کسر نفسی سے ان لوگوں کی مراد ان کی رائے میں انکار کی غرض یا مصلحت یا غایت یا فلسفہ ہے نہ کہ واقعیت۔ ہشتم اگر یہ بات کسر نفسی منجانب رسول ہے تو جن آیات میں یا اسی میں منجانب اللہ حکم ہے وہ کس کی جانب سے کسر نفسی ہے اگر منجانب رسول ؐ تو غلط اسلئے کہ آیات قرآنی منجانب اللہ ہیں اور اگر منجانب اللہ تو بھی غلط اسلئے کہ اللہ کو کسر نفسی کی ضرورت نہیں۔ نہم اگر منجانب رسول کسر نفسی ہے تو وہ احادیث مثلاً انا سید ولد آدم ولا فخر۔ میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور اس پر فخر نہیں۔ انا اول شافع و اول مشفع میں پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں انا خیرھم بیتا و خیرھم نفسا میں بہترین گھرانے کا اور بہترین ذات کا ہوں اور اسی قسم کی حدیثوں میں کسر نفسی کیوں نہیں پس معلوم ہوا کہ یہ کسر نفسی نہیں بلکہ اظہار واقع ہے۔ دہم اگر کسر نفسی منجانب رسول ؐ ہے تو جس بات کا کسر نفسی سے انکار کیا ہے وہ بات سچ اور واقعی ہے یا نہیں اگر سچ ہے تو ہمارا دعویٰ بشریت ثابت اور اگر سچ یا واقعی نہیں تو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ کا اتہام لگایا اور رسول ؐ کا جھوٹ بولنا محال شرعی ہے

یازدہم۔ اگر کسر نفسی منجانب اللہ ہے اور بات سچی ہے تو بشریت رسول ثابت اگر جھوٹی ہے تو آپ نے اللہ کا جھوٹ بولنا تسلیم کرلیا اور یہ محال اور خلاف اسلام ہے۔ اس تمام تقریر کا حاصل یہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل دیگر انبیاء و رسل کے بشر تھے اور جملہ صفات و لوازم بشریت سے متصف مثلاً کھانا پینا سونا جاگنا چلنا پھرنا شادی و غم ابوت بنوت اخوت آپ میں موجود تھیں۔